© rasailojaraid.com

خواطر و سوانح

علامہ ابن جوزی

از مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی

چھٹی صدی ہجری کے معمورۂ علم و عمل میں جو تابناک شخصیتیں آسمانِ شہرت کا آفتاب و ماہتاب بن کر چمکیں، ان میں ایک نہایت بلند پایہ شخصیت علامہ ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمٰن ابن جوزیؒ المتوفی ۵۹۷ھ کی ہے۔

ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب ذی شان کی حیثیت سے علامہ موصوف کا شمار نہ صرف چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ہے بلکہ آپ کی عظمت و جلالتِ شان کا ہر دور میں اعتراف کیا گیا ہے۔

مشہور حافظِ حدیث اور ناقدِ فن رجال علامہ شمس الدین ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کے متعلق لکھا ہے:-

ماعلمت ان احدًا من العلماء صنف ما صنف هٰذا الرجل (۱)
مجھے معلوم نہیں علماءِ امت میں کسی کی تصنیفیں اس شخص کے برابر ہوں۔

ایک دفعہ کسی نے خود علامہ سے ان کی تصانیف کی تعداد کے متعلق دریافت کیا، فرمایا:-

(۱) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادة علی ثلاث مائة واربعین مصنفاً منها ما ھو عشرون مجلداً (۱)

تین سو چالیس سے زیادہ جن میں بعض کتابیں بیس بیس جلدوں میں ہیں۔

موفق عبداللطیف کا قول ہے :۔

کان فی التفسیر من الاعیان وفی الحدیث من الحفاظ (۲)

ابن جوزی فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے اور علوم قرآن میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔

مقدسی کہتے ہیں: ابوالفرج ابن جوزی خطابت و وعظ میں اپنے زمانہ کے امام تھے (۳)

حافظ ذہبی برملا اقرار کرتے ہیں :۔

وحصل له من الحظوة فی الوعظ ما لم یحصل لاحد قط (۴)

حسنِ بیان اور اندازِ خطاب کے کمال کا جو ملکہ قدرت نے ابن جوزی کو عطا کیا تھا کسی کو میسر نہ ہوا۔

اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں :۔

ما زلت اعظ الناس واحرضهم علی التوبة والتقوی فقد تاب علی یدی الی ان جمعت ھذا الکتاب اکثر من مائة الف رجل واسلم علی یدی اکثر من مائة الف (۵)

میں لوگوں کو نصیحت کرتا رہا اور توبہ و تقوی اور انابت الی اللہ کی طرف بلاتا اور ترغیب دیتا رہا یہاں تک کہ اس کتاب کی ترتیب کے وقت تک ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے ہاتھ پر توبہ کر چکے ہیں، ایک لاکھ سے زیادہ اسلام کے دامنِ رحمت میں آچکے ہیں۔

تذکرۃ الحفاظ میں سبط ابن جوزی (ابن جوزی کے پوتے) کا قول نقل کیا ہے :۔

میں نے اپنے دادا ابن جوزی سے سنا وہ سرمنبر فرما رہے تھے :۔

---

(۱) شذرات الذہب عماد حنبلی المتوفی ۱۰۸۹ھ (۲) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ (۳) شذرات الذہب جلد ۴۔

(۴) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ (۵) شذرات الذہب جلد ۴، نقلاً عن کتاب القصاص لابن الجوزی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکتبت باصبعی الفی مجلداً	میرے قلم سے دو ہزار جلدیں نکلی ہیں

موفق عبداللطیف کے بیان کے مطابق ابن جوزی کا اوسطِ تحریر چار جزو یومیہ تھا اور سالانہ اوسط تقریباً پچاس ساٹھ ضخیم جلدیں۔(۱)

اسی کے ساتھ شہرت اور حسنِ قبول کی یہ کیفیت تھی کہ اُن کی مجلس علم و تقویٰ میں ایک ایک لاکھ کا اجتماع ہوتا تھا(۲)۔ اس اجتماع میں امراء، اعیان سلطنت یہاں تک کہ خلیفۂ وقت استفادہ کی غرض سے شریک ہوتے تھے(۳)

اربابِ تصوف محدث موصوف کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے ان کے تشدد اور سخت گیری کی شکایت کرتے ہیں اور یہ واقعہ ہے۔ علامہ کا لب ولہجہ اس باب میں اس درجہ تند و تیز ہے کہ اہل تصوف کی یہ شکایت ایک حد تک بجا بھی ہے۔ تاہم موصوف کے زہد و اتقا اور حزم و احتیاط کا یہ عالم تھا:

کان زاھداً فی الدنیا متقللاً منہا وما مازح احداً قط ولا اکل من جہۃ لا یتیقن حلّہا وما زال علیٰ ذٰلک الاسلوب الیٰ ان توفاہ اللہ تعالیٰ(۴)	دنیا سے بے لاگ، قانع، فضول باتوں سے مجتنب، کوئی ایسا ذریعہ معاش اختیار نہ کرتے تھے جس کے حلال اور قابلِ اطمینان ہونے کے متعلق یقین نہ ہو وفات کے وقت تک انکی زندگی کا یہی انداز رہا۔

زیادہ کیف طاری ہوتا تو زبان پر یہ الفاظ جاری ہوتے :-

الٰھی لا تعذب لساناً یخبر عنک ولا عیناً تنظر الی علوم تدل علیک ولا قدماً تمشی	میرے معبود معرفت و توحید کی خبر دینے والی زبان، دلائل توحید پر نظر رکھنے والی آنکھ، خدمت حق کے لیے منزلیں قطع کرنیوالے

(۱) یکتب فی الیوم اربع کراریس ویرتفع لہ فی کل سنۃ من کتابتہ ما بین خمسین مجلداً الی ستین۔ شذرات الذہب جلد ۴
(۲) تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ (۳) شذرات الذہب جلد ۴ (۴) شذرات الذہب جلد ۴۔ مختلف تذکروں میں ہے:- ورای من القبول والاحترام مالا مزید علیہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لتی خدمتك ولا یداً تکتب حدیث قدم پیغمبر برحق کی حدیثیں لکھنے والے ہاتھ کو اپنی گرفت اور عذاب

رسولك ۔ (شذرات الذہب) سے محفوظ رکھ ۔

ان شہادتوں کی روشنی میں اس ایمان افروز تاریخی حقیقت کی صداقت پر کیوں مہر تصدیق ثبت نہ کیجائے کہ "محدث ابن جوزی کی میت کے غسل کے لیے جو پانی استعمال کیا گیا وہ ان کی وصیت کے مطابق قلم کے تراشوں کے اُس ذخیرے سے گرم کیا گیا تھا، جسے اسی مقصد سے جمع کیا گیا تھا"۔

بیان حیرت میں ڈال دینے والا ہے، چودھویں صدی کے دماغ اسے پڑھ کر استعجاب و حیرت کے سمندر میں غرق ہونے لگینگے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ تذکرہ نویسی اور سوانح نگاری کے عام اصول اس بیان کو قبول کرتے ہیں اور ان اصول کے پیش نظر اس پر استعجاب اور اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ ساٹھ ستر سال تک کتاب و سنت کے حقائق کو بطون اوراق میں جمع کرنے والے قلم کے تراشے اسی احترام کے مستحق تھے۔ رہا تراشوں کی مقدار کا معاملہ تو اس میں کیا تردد ہوسکتا ہے کہ سالہا سال کے جمع شدہ تراشوں کی مقدار اتنی ہوسکتی تھی جس سے بقدر غسل پانی گرم کیا جاسکے۔

بات کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہمیں کہنا یہ تھا کہ اسی شہرۂ آفاق محدث کی ایک نہایت لطیف و نفیس کتاب "صید الخاطر" ہے، اس کتاب کے متعلق اپنے رسالہ "لفتة الکبد الی نصیحة الولد" میں بیٹے کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"وعلیك بکتاب صید الخاطر فانك تقع بواقعات "صید الخاطر" مطالعہ میں رکھو اور غور سے پڑھو اس میں تم کو بہت سی

تصطلح اللہ امر دینك ودنیاك" ایسی باتیں ملینگی جو دین و دنیا کے معاملات میں رہنما کا کام دینگی۔

جہاں تک کتاب کے حجم کا تعلق ہے علامہ ابن جوزی کی بڑی بڑی تصنیفوں کے مقابلہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں، صرف چار سو صفحوں کی کتاب اُس شخص کے قلم کے اعجاز کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے، جو کم سے کم چار جزو یومیہ لکھنے کا عادی ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ چھوٹی سی کتاب جس وجہ سے اہمیت وعظمت اور شہرت وقبول کے مقامِ بلند پر پہنچی وہ یہ ہے
کہ اس کا ہر ہر لفظ بے تکلفانہ وارداتِ قلب کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی ہر ہر سطر مصنف کے دل
کی گہرائیوں کی آئینہ دار ہے، کیونکہ کتاب کا تعلق جیساکہ اس کے نام سے ظاہر ہے کسی خاص موضوع
اور کسی خاص مضمون سے نہیں بلکہ مختلف وقتوں، مختلف حالتوں اور مختلف اسباب سے مؤلف کے
آئینہ دل پر جو حقائق روشن ہوئے اور جن رجحانات وخیالات کا عبور وخطور ہوا اُن کو قلمبند کرلیا اور
شدہ شدہ یہ مجموعہ کتاب کی صورت میں مرتب ہوگیا۔ اخلاص ونزاہت کے ساتھ جرأت وبے باکی اس
مجموعہ کی جان ہے، اور یہی اندازِ بیان اور طرزِ خطابت ہے جس نے کتاب کی اثر انگیزی اور افادی
حیثیت کو بامِ عرش پر پہنچا دیا ہے۔

کئی سال کی بات ہے ہمارے ملک کے مشہور فاضل اور عربی کے مایۂ ناز ادیب مولانا
میمن عبدالعزیز صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے غالباً معارف کے صفحات پر "صید الخاطر" کا
ادبی حیثیت سے تعارف کرایا تھا اس تعارف کو اُسی تعارف کا تکملہ سمجھنا چاہیے۔

ایک جلیل القدر محدث ومفسر کی نگاہِ بصیرت واعتبار کی منتخب کی ہوئی حقیقتیں ادبی
تعارف سے زیادہ ایسے تعارف کی مستحق ہیں جو متجسس روحوں کے لیے سامانِ تسکین بہم پہنچائے
اور جس سے کتاب کے افادی گوشے اِس طرح واضح ہوجائیں کہ مطالبِ کتاب کا نقشہ آنکھوں
میں پھر جائے

ہم چاہتے ہیں قارئین بُرہان عبر ونصائح کے اس بیش قیمت خزانے سے بہرہ یاب ہوں
آئندہ خواطر وسوانح کے سلسلہ میں کتاب کی جستہ جستہ فصلوں کا ترجمہ پیش کیا جائیگا۔ وباللہ التوفیق

© rasailojaraid.com